معز امجد
ترجمہ: شاہد رضا

فتنوں سے متعلق انذار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ. فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِیْ جَشَرِهِ. إِذْ نَادَى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلٰوةُ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَّدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِیْ أَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِیْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِیْءُ الْفِتْنَةُ، فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِیْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِیْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ

بِـاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡآخِرِ وَلۡيَأۡتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِیۡ يُحِبُّ أَنۡ يُّؤۡتَى إِلَيۡهِ وَمَنۡ بَايَعَ إِمَـامًـا فَـأَعۡـطَاهُ صَفۡقَةَ يَدِهِ وَثَمۡرَةَ قَلۡبِهِ فَلۡيُطِعۡهُ إِنِ اسۡتَطَاعَ فَإِنۡ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضۡرِبُوۡا عُنُقَ الۡآخَرِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے اردگرد جمع تھے۔ چنانچہ میں ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے ایک مقام پر قیام کیا۔ ہم میں سے بعض وہ تھے جو اپنے خیمے درست کر رہے تھے، بعض وہ تھے جو تیراندازی میں مقابلہ کر رہے تھے اور بعض وہ تھے جو اپنے مواشی چرا رہے تھے[1] کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا دی کہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع ہو جانا چاہیے[2]، چنانچہ ہم جلدی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جو نبی بھی آیا، اس پر یہ فرض تھا کہ اپنے پیروکاروں کی اس بات کی طرف رہنمائی کرے جس کو وہ ان کے لیے بہتر جانتا ہے، اور اس بات سے ڈرائے جس کو وہ ان کے لیے برا جانتا ہے[3]، اور بے شک، تمھاری اس جماعت کی عافیت اس کے پہلے دور میں ہے اور اس کے بعد والے دور میں عنقریب آزمایشیں آئیں گی[4] اور ایسے امور درپیش ہوں گے جو تمھارے لیے عجیب ہوں گے[5] اور یکے بعد دیگرے آزمایش آئے گی، آنے والی آزمایش گذشتہ آزمایش کو حقیر بنا دے گی[6]۔ جب آزمایش آئے گی تو مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت لانے والی ہے۔ جب یہ آزمایش ختم ہو جائے گی تو ایک اور آزمایش آئے گی تو مومن کہے گا کہ یہ یقیناً مجھے ختم کرنے والی ہے۔ چنانچہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے جہنم سے نجات دی جائے اور جنت میں داخل کیا جائے، اس کو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان کی حالت میں فوت ہونا چاہیے[7] اور اس کو لوگوں کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہیے، جس طرح کا

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ سلوک کیا جائے[8]۔ جو شخص کسی حکمران کی بیعت کرے[9] —— اپنے ہاتھ (اس کے ہاتھ پر) رکھتے ہوئے[10]، اور خلوص دل سے اس کی بیعت کرتے ہوئے اسے چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے، اس کی اطاعت کرے۔ پھر کوئی دوسرا شخص آئے اور اس سے حکومت چھیننے کی کوشش کرے، تو اس کی گردن مار دو[11]۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مختلف امور میں مشغول ہو گئے۔

۲۔ نماز کے لیے منادی اس وقت بھی کرائی جاتی تھی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود کسی معاملے میں مشاورت یا کسی عام اعلان کے لیے نمازوں کے مقام پر لوگوں کو جمع کرنا ہوتا تھا۔

۳۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اپنے پیروکاروں کو نہ صرف یہ بتاتا ہے کہ ان کو کس شے کے حصول کی خواہش کرنی چاہیے، بلکہ ان کو ایسے خطرات سے آگاہ بھی کرتا ہے جن سے ان کو اپنی بھلائی کے لیے احتراز کرنا چاہیے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک تنبیہ اور انذار ہے۔

۴۔ روایت کے مضمون سے اس بات کی طرف، بالخصوص، اشارہ ہے کہ امن وسکون، ہم آہنگی اور اتحاد کے دور کے بعد امور سیاست میں آزمایشیں اور مصائب در آئیں گی۔

۵۔ خاص طور پر، یہ امرا کے طرز عمل کی طرف اشارہ ہے کہ لوگ ان کے ناقابل قبول اور مکروہ طرز عمل کا مشاہدہ کریں گے۔

۶۔ آنے والی آزمایش اس قدر بڑی ہوگی کہ گذشتہ آزمایش کو یہ چھوٹی اور معمولی بنا دے گی۔

۷۔ اس بحران اور مصائب والے دور میں لوگوں کو محفوظ اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخر کی آمد کے بارے میں اپنے عقیدہ پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔ یہ عقیدہ ان کو کسی قسم کی ناانصافی اور ظلم میں عادل اور غیر جانب دار رہنے میں استحکام کا باعث بنے گا، خواہ وہ ناانصافی اور ظلم امرا کی طرف سے ہو یا ایسے گروہ کی طرف سے جو امرا کا تختۂ حکومت الٹ دینے کی کوشش کر رہا ہو۔

۸۔ اجتماعی اور اخلاقی رویہ کی بنیاد، لوگوں کے ساتھ اس طرح سلوک کرنا ہے، جس طرح ایک شخص چاہتا ہے کہ

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

دوسرے لوگ اس کے ساتھ کریں، نہ کہ دوسروں کے ساتھ اس طرح سلوک کرنا، جس طرح کہ دوسرے لوگ، اصل میں، اس کے ساتھ کرتے ہیں۔

۹۔ یہ ایک قانون کا قیام ہے۔ روایتی طور پر، قائدین، شیوخ اور مختلف قبائل کے نمائندگان اپنا دایاں ہاتھ حکمران کے ہاتھ میں رکھ کر اور اس کے لیے اپنی اطاعت گزاری کا اعلان کر کے یہ بیعت کر سکتے ہیں۔ قائدین اور شیوخ کی یہ بیعت ان کے متعلقہ قبائل کے تمام افراد کی طرف سے ہوگی اور قبائل کے تمام افراد اس بیعت کے پابند ہوں گے۔

۱۰۔ جس طریقے کے مطابق عموماً بیعت لی جاتی تھی، یہ اسی کی طرف اشارہ ہے، وہ طریقہ یہ تھا کہ ایک شخص حکمران کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتا تھا۔

۱۱۔ قرآن مجید کے مطابق* مجرم کو موت کی سزا صرف دو صورتوں میں دی جا سکتی ہے:

ا۔ وہ کسی کو قتل کرنے کا مرتکب پایا گیا ہو۔

ب۔ وہ فساد فی الارض پھیلانے کا مرتکب پایا گیا ہو۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ریاست کے خلاف فتنہ انگیزی اور غیر آئینی ذرائع سے حکومت پر تسلط جمانے کے لیے اس کی نمائندہ حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش بھی فساد فی الارض کا بیج بونے کی ایک واضح دلیل ہے۔ چنانچہ اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جو شخص بھی اس جرم کا ارتکاب کرے، وہ سزاے موت کا مستحق ہے۔

خلاصہ

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کی نہ صرف اس بات کی طرف رہنمائی کرے اور رغبت دلائے جو ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ تمام خطرات سے آگاہ بھی کرے اور اس سے انذار کرے۔ ان خطرات میں سے ایک یہ ہے کہ امن وسکون، ہم آہنگی اور اتحاد کے دور کے بعد مسلمانوں کو امور سیاست میں بہت سی مصائب وابتلاءات درپیش ہوں گی ـــــ ان میں سے ہر ایک پہلی سے عظیم اور سخت ہوگی ـــــ جب لوگ حکومت کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے لڑیں گے۔ جب یہ دور آئے گا، تو ہر وہ شخص جو روز قیامت میں فلاح وکامیابی کا خواہاں ہے، اس کو

* المائدہ ۵: ۳۲ 'اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا' (جس نے کسی کو قتل کیا، اس کے بغیر کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں فساد برپا کیا ہو، تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا)۔

چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر اپنے عقیدے پر ثابت قدم رہے اور دیگر انسانوں کے ساتھ بہ احسن طریق پیش آئے۔ اجتماعی طور پر، ہر فرد کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ مسلم امرا کا اطاعت گزار رہنا چاہیے۔ مزید براں، جب مسلم ریاست کسی ایک حکمران کے ماتحت متحد ہو اور کوئی دوسرا شخص غیر آئینی ذرائع سے اس سے حکومت چھیننے کے لیے اس کا تختہ الٹ دینے اور اپنا تسلط جمانے کی کوشش کرے، جس کے نتیجے میں اس ریاست کے مسلمان باشندے مختلف فریقوں میں تقسیم ہو جائیں، تو اس طرح کا شخص فتنہ اور فساد فی الارض پھیلانے کا مجرم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق، یہ شخص سزائے موت کا مستحق ہے۔ یہ روایت قرآن مجید کے حکم کے عین مطابق ہے، جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو لوگ فساد فی الارض پھیلانے کے جرم کا ارتکاب کریں، ان کو عبرت ناک طریقے سے موت کی سزا دی جائے (المائدہ ۵: ۳۳)۔

متون

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ مسلم، رقم ۱۸۴۴، ۱۸۴۴ب، ۱۸۴۴ج؛ نسائی، رقم ۴۱۹۱؛ ابن ماجہ، رقم ۳۹۵۶؛ احمد، رقم ۶۵۰۳، ۶۷۹۳؛ بیہقی، رقم ۱۶۴۶۹-۱۶۴۷۰؛ ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۱۰۹ اور سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۷۸۱۴، ۸۷۲۹ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'فاجتمعنا إلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم. فقال...' (چنانچہ ہم جلدی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا...) کے الفاظ کے بجائے 'فاجتمعنا. فقام رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فخطبنا، فقال...' (چنانچہ ہم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد) جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور (لوگوں سے) خطاب فرمایا، کہتے ہوئے...) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'إلا كان حقًا عليه أن يدل أمته' (مگر اس پر یہ فرض تھا کہ اپنے پیروکاروں کی رہنمائی کرے) کے الفاظ کے بجائے 'إلا دل أمته' (مگر اس نے اپنے پیروکاروں کی رہنمائی کی) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۱۰۹ میں یہ الفاظ 'إلا كان حق اللّٰه عليه أن يدل أمته' (مگر اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض تھا کہ اپنے پیروکاروں کی رہنمائی کرے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۴۸۴۴ا میں 'علی ما یعلمه خیرًا لهم' (اس پر جس کو وہ ان کے لیے بہتر جانتا ہے) کے الفاظ کے بجائے 'علی خیر ما یعلمه لهم' (تمام بھلائی پر جس کو وہ ان کے لیے جانتا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۱۰۹ میں یہ الفاظ 'علی ما هو خیر لهم' (اس پر جو ان کے لیے بہتر ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'ینذرهم' (ان کو ڈرائے) کے الفاظ کے بجائے 'یحذرهم' (ان کو تنبیہ کرے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۴۸۴۴ا میں 'ما یعلمه شرًا لهم' (جس کو وہ ان کے لیے برا جانتا ہے) کے الفاظ کے بجائے 'شر ما یعلمه لهم' (تمام برا جس کو وہ ان کے لیے جانتا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۶۴۶۹ میں 'و إن أمتکم هذه جعلت عافیتها فی أولها' (اور بے شک، تمھاری اس جماعت کی عافیت اس کے پہلے دور میں ہے) کے الفاظ کے بجائے 'ألا، و إن عافیة هذه الأمة فی أولها' (سن لو، بے شک، تمھاری اس جماعت کی عافیت اس کے پہلے دور میں ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۴۸۴۴ا میں 'جعلت عافیتها' (اس کی عافیت رکھی گئی ہے) کے الفاظ کے بجائے اس کے مترادف الفاظ 'جعل عافیتها' (اس کی عافیت رکھی گئی ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'و سیصیب آخرها بلاء و أمور تنکرونها' (اور اس کے بعد والے دور میں عنقریب آزمایشیں آئیں گی اور ایسے امور درپیش ہوں گے جو تمھارے لیے عجیب ہوں گے) کے الفاظ کے بجائے 'و إن آخرها سیصیبهم بلاء شدید و أمور تنکرونها' (اور بے شک، اس کے بعد والے دور میں عنقریب ان پر سخت آزمایشیں آئیں گی اور ایسے امور درپیش ہوں گے جو تمھارے لیے عجیب ہوں گے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۱۰۹ میں یہ الفاظ 'و إن آخرها سیصیبهم بلاء و أمور تنکرونها' (اور بے شک، اس کے بعد والے دور میں عنقریب ان پر آزمایشیں آئیں گی اور ایسے امور درپیش ہوں گے جو تمھارے لیے عجیب ہوں) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۴۱۹۱ میں یہ الفاظ 'سیصیبهم بلاء و أمور ینکرونها' (عنقریب آزمایشیں آئیں گی اور ایسے امور درپیش

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ہوں گے جوان کے لیے عجیب ہوں گے) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۳۹۵۶ میں 'إن آخرهم يصيبهم بلاء وأمور تنكرونها' (بے شک، ان کے بعد والے دور میں ان پر آزمایشیں آئیں گی اور ایسے امور در پیش ہوں گے جو تمھارے لیے عجیب ہوں گے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۶۴۶۹ میں یہ الفاظ 'سيصيب آخرها بلاء وفتن يدفق بعضها بعضًا' (اس کے بعد والے دور میں عنقریب آزمایشیں اور مصائب آئیں گی، ہر ایک دوسری کو پیچھے چھوڑتے ہوئے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۴۷۷۶ میں 'تجيء فتن يرقق بعضها لبعض' (آزمایشیں آئیں گی، آنے والی آزمایش گذشتہ آزمایش کو حقیر بنا دے گی) کے الفاظ کے بجائے 'تجيء فتنة فيرقق بعضها بعضًا' (آزمایش آئے گی اور آنے والی آزمایش گذشتہ آزمایش کو حقیر بنا دے گی) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۴۱۹۱ میں یہ الفاظ 'تجيء فتن فيدفق بعضها لبعض' (آزمایشیں آئیں گی، آنے والی آزمایش گذشتہ آزمایش کو حقیر بنا دے گی) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۳۹۵۶ میں یہ الفاظ 'تجيء فتن يرقق بعضها بعضًا' (آزمایشیں آئیں گی، آنے والی آزمایش گذشتہ آزمایش کو حقیر بنا دے گی) روایت کیے گئے ہیں۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۳۹۵۶ میں 'وتجيء الفتنة' (اور آزمایش آئے گی) کے الفاظ 'وتجيء الفتنة، فيقول المؤمن: هذه مهلكتي' (اور آزمایش آئے گی، تو مومن کہے گا: یہ مجھے ہلاک کرنے والی ہے) کے جملے سے محذوف ہیں؛ بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۶۴۶۹ میں یہ الفاظ 'تجيء الفتن' (آزمایشیں آئیں گی) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۶۴۶۹ میں 'وتجيء الفتنة' (اور آزمایش آئے گی) کے جملے سے دوسرا واقعہ 'وتجيء' (اور وہ (دوبارہ) آئے گی) کے لفظ سے روایت ہوا ہے۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'فيقول المؤمن: هذه هذه' (مومن کہے گا کہ یہ یقیناً مجھے ختم کرنے والی ہے) کے الفاظ کے بجائے 'فيقول المؤمن: هذه' (مومن کہے گا: یہ (خاتمہ ہے)) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۴۱۹۱ میں یہ الفاظ 'فيقول: هذه مهلكتي' (مومن کہے گا: یہ مجھے ہلاک کرنے والی ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

'ھذہ، ھذہ' (یہ یقیناً مجھے ختم کرنے والی ہے) کے الفاظ کے بعد 'ثم تنکشف' (پھر یہ ختم ہو جائے گی) کے الفاظ احمد، رقم ۶۵۰۳ میں روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۷۹۳ میں پہلے دو واقعات کے بعد، جیسا کہ اوپر متن میں مذکور ہے، 'ثم تجیء فیقول: ھذہ ھذہ، ثم تنکشف' (پھر وہ (دوبارہ) آئے گی اور وہ کہے گا: یقیناً یہ ہلاک کرنے والی ہے، پھر یہ بھی ختم ہو جائے گی) کا جملہ تیسری مرتبہ تکرار کے ساتھ آیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'فمن أحب أن یزحزح عن النار' (چنانچہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے جہنم سے نجات دی جائے) کے الفاظ کے بجائے 'فمن سرہ منکم أن یزحزح عن النار' (چنانچہ تم میں سے جو شخص خوش ہو کہ اسے جہنم سے نجات دی جائے) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۴۱۹۱ میں یہ الفاظ 'فمن أحب منکم أن یزحزح عن النار' (چنانچہ تم میں سے جو شخص چاہے کہ اسے جہنم سے نجات دی جائے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'ویدخل الجنۃ' (اور جنت میں داخل کیا جائے) کے الفاظ کے بجائے 'وأن یدخل الجنۃ' (اور یہ کہ اسے جنت میں داخل کیا جائے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۶۵۰۳ میں 'فلتأتہ منیتہ' (تو اس کو موت (اس حالت میں) آنی چاہیے) کے الفاظ کے بجائے ان کے مترادف الفاظ 'فلتدرکہ موتتہ' (تو اس کو اس کی موت (اس حالت میں) پائے) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۷۲۹ میں ان الفاظ کے مترادف الفاظ 'فلیدرکہ موتتہ' (تو اس کو اس کی موت (اس حالت میں) پائے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۴۱۹۱ میں 'وھو یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر' (جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو) کے الفاظ کے بجائے 'وھو مؤمن باللّٰہ والیوم الآخر' (جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والا ہو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۱۰۹ میں 'ولیأت إلی الناس الذی یحب أن یؤتی إلیہ' (اور اس کو لوگوں کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہیے، جس طرح کا وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ سلوک کیا جائے) کے الفاظ کے بجائے 'ولیأت إلی الناس الذی یحب أن یأتوا إلیہ' (اور اس کو لوگوں کے ساتھ اسی طرح کا

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

سلوک کرنا چاہیے، جس طرح کا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ سلوک کریں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۳۹۵۶ میں 'فأعطاه صفقة يده' (اپنے ہاتھ (اس کے ہاتھ پر) رکھتے ہوئے) کے الفاظ کے بجائے 'فأعطاه صفقة يمينه' (اپنا دایاں ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۴ میں 'ما استطاع' (جہاں تک وہ کر سکے) کے الفاظ کے بجائے 'إن استطاع' (اگر وہ کر سکے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۴۱۹۱ میں 'فاضربوا عنق الآخر' (تو اس دوسرے کی گردن مار دو) کے الفاظ کے بجائے اس کے مترادف الفاظ 'فاضربوا رقبة الآخر' (تو اس دوسرے کی گردن مار دو) روایت کیے گئے ہیں۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com